تبصرہ

پروفیسر خواجہ احمد فاروقی دہلی کالج، دہلی

"اور انسان مرگیا" راما نند ساگر کا ناول ہے۔ جسے نو ہند پبلشرز لمیٹڈ بمبئی نے شائع کیا ہے اس ناول کا موضوع وہ فرقہ وارانہ فسادات ہیں جن کی آگ میں ہماری زندگی کی اعلیٰ قدریں جل کر رہ گئی تھیں۔ انسانیت سرنگوں ہوگئی تھی اور تہذیب اور شائستگی شرمندہ ومحجوب تھیں اس موضوع پر اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن ان میں بعض چیزیں سستی جذباتیت کی حامل ہیں بعض اتہامات والزامات کا مجموعہ ہیں۔ بعض میں عدل اور توازن قایم کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ بعض حزن ویاس کی بھیانک تصویریں ہیں۔ بعض اجنتا وتاج محل کا نوحہ ومرثیہ — غرض ان کی خاکستر میں انسانیت کی وہ چنگاریاں کم ملتی ہیں جو نفسِ گرم سے فروغِ جاوداں پیدا کرسکیں۔ ساگر کے اس ناول کے متعلق یہ کہنا کہ اس میں یہ نقائص نہیں ہیں، بعید از حقیقت ہوگا۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس میں یہ نقائص اتنے کم ہیں کہ یہ ناول فسا داتی ادب میں مہتم بالشان حیثیت کا مالک ہے ساگر کی ٹکنیک صاف اور واضح ہے۔ وہ ہمیں ایک ایسے آئینہ خانہ میں لے جاتا ہے جہاں ہم اپنے شیطانی خط وخال دیکھ کر شرما جاتے ہیں۔ وہ انسانیت اور شرافت کا جنازہ نکالتا ہے اور ہم اس تصور سے کانپنے لگتے ہیں کہ اس کے کندھا دینے والوں میں ہم سب شریک ہیں بہیمیت اور درندگی کا ایک سیلاب اُمڈا ہوا ہے، جس میں ہماری انسانیت، ماضی، حال اور مستقبل، خس وخاشاک کی طرح بہے جارہے ہیں۔ بعض مناظر اتنے دردناک ہیں کہ کتاب خود بخود ہاتھ سے گر جاتی ہے اور آنکھیں اشکبار ہوجاتی